31 مئی 2012ء

پاکستان کو آئی ایم ایف کو ادائیگی کے حوالے سے کوئی خطرہ درپیش نہیں: یاسین انور

اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے گورنر جناب یاسین انور نے کہا ہے کہ پاکستان کو بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) کو ادائیگی کے حوالے سے کسی خطرے کا سامنا نہیں ہوگا۔ 29 مئی 2012ء کو وال اسٹریٹ جرنل میں شائع ہونے والی خبر کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ہمارے زرمبادلہ کے ذخائر کافی ہیں اور اگلے سال آئی ایم ایف کو ادائیگی کرنے میں ہمیں کوئی خطرہ درپیش نہیں۔

آج وال اسٹریٹ جرنل میں شائع ہونے والے خط میں انہوں نے وضاحت کی کہ ترسیلات، جو رواں مالی سال 13 ارب ڈالر سے تجاوز کر جائیں گی، میں اضافے اور متوقع اضافی بیرونی براہ راست سرمایہ کاری (FDI) بشمول بجلی کے شعبے میں امریکی کمپنیوں کی سرمایہ کاری سے ذخائر میں کمی کا اثر جزوی طور پر زائل ہو جائے گا۔

انہوں نے کہا کہ نئے غیر ملکی بینکوں کی آمد، روزگار بڑھانے کے لیے چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروبار کے قرضوں میں اضافہ، زرعی شعبے کے امکانات اور دنیا میں چوتھے سب سے زیادہ دودھ پیدا کرنے والے ملک کی حیثیت سے ڈیری کی مصنوعات کی برآمد کے زبردست امکانات اور ہاؤسنگ فنانس کو تقویت دینے کے لیے سرمایہ منڈیوں کی تشکیل ملکی معیشت کے مثبت پہلو ہیں۔

انہوں نے کہا کہ پاکستان کی موجودہ بینکاری تشکیل نو اور ہماری کامیاب بلا دفتر (branchless) بینکاری حکمت عملی "بینکاری سے محروم" طبقات کو بینکاری کے دائرے میں لا رہی ہے جس سے مالی شمولیت (financial inclusion) میں اضافہ ہو رہا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے کہا تھا کہ اس سال جی ڈی پی نمو 4 فیصد کے قریب ہوگی، نہ کہ 3 فیصد جیسا کہ وال اسٹریٹ جرنل میں بیان کیا گیا ہے۔

وال اسٹریٹ جرنل کو گورنر اسٹیٹ بینک کے خط میں کہا گیا کہ ان عوامل کے بارے میں زیادہ مثبت تاثر دیا جاتا تو اچھا ہوتا، جو میرے خیال میں آئندہ کے مسائل کو جن سے نمٹنا ممکن ہے ہم کرنے کے حوالے سے مثبت پہلو ہوگا۔ میں گلاس کو آدھا بھرا ہوا دیکھتا ہوں اور آنے والے سال کے بارے میں پُر امید ہوں۔ انہوں نے مزید کہا کہ مضمون بعنوان Pakistan Bank Sees Financial Challenges (وال اسٹریٹ جرنل ، 29 مئی) میں معیشت کی صورتحال کی اس طرح اور پوری عکاسی نہیں کی گئی جیسا کہ میں نے جرنل کو اپنے انٹرویو میں بتائی تھی۔

ایک علیحدہ اخباری بیان میں انہوں نے کہا کہ معاشی مشکلات کے باوجود پاکستان کو ایسی صورتحال درپیش نہیں کہ ہنگامی بیرونی امداد کی ضرورت پڑے۔ انہوں نے کہا کہ مالیاتی خسارہ اور بیرونی فنانسنگ کا فقدان پاکستان خصوصاً مرکزی بینک کے لیے دشواریوں کا باعث بنے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ پاکستان ایسی صورتحال سے دوچار نہیں ہوگا کہ اسے ہنگامی بیرونی امداد درکار ہو۔

انہوں نے بعض غیر ملکی و مقامی میڈیا رپورٹوں کے پیدا کیے ہوئے اس تاثر کی نفی کی کہ ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر اور ایکسچینج ریٹ پر دباؤ ہے۔ انہوں نے کہا کہ مشکلات ہوں گی لیکن ان پر قابو پایا جا سکے گا۔ انہوں نے کہا کہ بیشتر مرکزی بینکوں کی طرح اسٹیٹ بینک صورتحال کی مناسبت سے تغیرات (volatility) کو کم کرنے کے لیے صرف نپی تلی مداخلت کرتا ہے۔ پچھلے چند ہفتوں کے دوران ایکسچینج ریٹ میں اتار چڑھاؤ کی وجہ بازار میں طلب و رسد کے درمیان بہت بڑھی ہوئی عدم مطابقت (mismatch) نہیں بلکہ عام تاثر (sentiment) اور اس کے ساتھ شیڈول کے مطابق کی جانے والی بعض اکٹھی ادائیگیاں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسٹیٹ بینک صورتحال کا بغور جائزہ لے رہا ہے اور ایکسچینج ریٹ میں حال میں بہت زیادہ اتار چڑھاؤ مارکیٹ کے غیر ضروری ردعمل کے ساتھ آیا ہے۔

گورنر اسٹیٹ بینک نے کہا کہ مالی سال 2011/12ء کے پہلے دس ماہ کے دوران بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کی طرف سے آنے والی ترسیلات 20.2 فیصد بڑھ کر 10.88 ارب ڈالر ہو گئیں جس سے بڑھتے ہوئے تجارتی خسارے کے باوجود ادائیگیوں کے توازن میں مدد ملی۔

انہوں نے کہا کہ پاکستان کی مالیاتی دشواریاں معلوم اور ثابت شدہ ہیں اور بقیہ معیشت پر اس کے اثرات بھی واضح ہیں۔ انہوں نے وضاحت کی کہ سال کے آغاز (جولائی 2011ء) میں تیل کی بڑھتی ہوئی قیمتوں اور بیرونی فنانسنگ کے فقدان کی وجہ سے بیرونی شعبے کے حالات دشوار معلوم ہو رہے تھے۔ تمام مشکلات کے باوجود رواں مالی سال کے ابتدائی گیارہ ماہ میں پاکستان کی کارکردگی اچھی رہی ہے، آئی ایم ایف کی 1.2 ارب ڈالر کے لگ بھگ اقساط اور 1.7 ارب ڈالر کے دیگر قرضے کامیابی سے واپس کیے گئے ہیں پھر بھی اسٹیٹ بینک کے سیال ذخائر (liquid reserves) مستحکم ہیں اور تقریباً 11.5 ارب ڈالر کے لگ بھگ ہیں جو کہیں بہتر اور مالی سال کے آغاز پر لگائے گئے بیشتر تجزیہ کاروں کے تخمینوں کے برخلاف ہیں۔

انہوں نے بتایا کہ معاشی دشواریوں کے باوجود ابھرتی ہوئی معیشتوں کے ممالک (چین اور ترکی) نے پاکستان میں بینک برانچیں کھولنے میں بہت دلچسپی ظاہر کی ہے اور یورپی یونین کے برخلاف پاکستان کا بینکاری نظام بہت لچکدار (resilient)، منافع بخش اور مستحکم ہے۔

وال اسٹریٹ جرنل کو انٹرویو میں بیان کردہ نکتے کا اعادہ کرتے ہوئے گورنر اسٹیٹ بینک نے کہا کہ میں گلاس کو آدھا بھرا ہوا دیکھتا ہوں اور آنے والے سال کے بارے میں پُر امید ہوں کیونکہ اگلے مالی سال (FY13) کے دوران پاکستان کی معیشت کی نمو کا تخمینہ 4.3 فیصد ہے۔

☆☆☆